سوال

ایک فرانسیسی شخص مسلمان تو ہے لیکن وہ نہ تو نماز ادا کرتا ہے اور نہ ہی روزہ رکھتا ہے ، اور اپنی عیسائی گرل فرینڈ کے ساتھ رہائش پذیر ہے ، اب توبہ کرنا اور روزے رکھنا چاہتے ہے ، لیکن وہ اپنے ساتھ اس عورت کی موجودگی کو عذر بناتا ہے ، چنانچہ کیا اس کے لیے اس عورت کے ساتھ شادی کرنی جائز ہے ؟ یہ علم میں رہے کہ کل سے رمضان المبارک کا مہینہ شروع ہورہا ہے اور یہ پہلا روزہ ہوگا ، اگر اس کے لیے ایسا کرنا جائز ہے تو اس سلسلہ میں شریعت کے مطابق کیا کاروائی کرنا ہوگی ؟

جواب

الحمد للہ

اول :

اس شخص اور اس کے علاقی دوسروں کو بھی یہ بات معلوم ہونی چاہیے کہ نماز ترک کرنا کفر ہے ، اور دائرہ اسلام سے خارج کر دیتا ہے ، اور پھر دین اسلام اس پر راضی نہیں کہ کوئی بھی مسلمان شخص نماز روزہ ترک کرے ، اور اپنی گرل فرینڈ کے ساتھ رہائش پذیر ہو

چنانچہ آپ پر واجب اور ضروری ہے کہ اس شخص کو نصیحت کرتے ہوئے اس کے سامنے اسلام کی حقیقت واضح کریں کہ شرعی احکام کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کا نام ہی اسلام ہے ، اور پھر مسلمان شخص کو دوسرے لوگوں کے لیے نمونہ اور ماڈل بننا چاہیے ، اور خاص اس کفار ممالک میں تو اور بھی زیادہ ، یہ شخص صرف اپنی نمائندگی نہیں کر رہا بلکہ وہ تو اس دین اسلام کا نمائندہ ہے جسے اس نے قبول کیا ، اور اس پر چلنے کا التزام کرتا ہے ، اس لیے اسے ان معاصی کو لازما ترک کرنا ہوگا ، اور شرعی احکام کی پابندی کرنا ہوگی ، خاص کر نماز جو کہ دین اسلام اور کفر کے مابین حد فاصل ہے

دوم :

ہمیں اس سے بہت خوشی محسوس ہوئی ہے کہ وہ شخص توبہ کرنا چاہتا ہے ، لیکن اس کی توبہ کرنے میں کیا چیز حائل ہے ؟

حالانکہ اللہ سبحانہ وتعالی تو اپنے مومن بندے کی توبہ سے بہت خوش ہوتے ہیں ، اور جب بندہ اللہ تعالی کی طرف رجوع کرتا ہوا توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالی اس کی توبہ قبول فرماتا ہے ، اس لیے اسے جلد از جلد توبہ کر لینی چاہیے اور اسے لیت ولعل سے کام نہیں لینا چاہیے ، یا پھر وہ اس سلسلے میں توبہ کو معلق نہ رکھے مبادا اسے موت آ لے اور اس نے توبہ بھی نہ کی ہو ، تو اس طرح وہ گناہوں اور معاصی کی حالت میں ہی اپنے رب سے جا ملے ، اور ہو سکتا ہے اگر وہ اسی حالت پر رہے تو اسے موت کفر کی حالت میں آئے ، اللہ اس سے محفوظ رکھے

آپ اسے یہ بتائیں اور اس کے لیے اس کی وضاحت کریں کہ اللہ سبحانہ وتعالی توبہ کرنے والی کی برائیاں بھی نیکیوں میں بدل ڈالتے ہیں :

اللہ سبحانہ وتعالی کا ارشاد ہے :

لیکن جو شخص توبہ کرلے اور ایمان لے آئے اور اعمال صالحہ کرے ، یہی لوگ ہیں اللہ تعالی ان کی برائیوں کو نیکیوں میں بدل ڈالتا ہے ، اور اللہ تعالی بخشنے والا رحم کرنا والا ہے الفرقان (70).

اس لیے اسے ہر وہ چیز ترک کرنے میں جلدی کرنی چاہیے جو اللہ تعالی کی ناراضگی کا باعث بنے ، چاہے وہ نماز ترک کرنا ہو ، یا پھر اپنی گرل فرینڈ کے ساتھ رہنا

مزید تفصیل کے آپ درج ذیل سوال کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں کیونکہ یہ بہت اہم ہیں : (624)

سوم :

اگر یہ شخص اللہ تعالی کی طرف رجوع کرتا ہوا توبہ کرلے تو اسے یہ معلوم ہونا چاہیے کہ وہ اس گرل فرینڈ سے شادی نہیں کرسکتا، اس لیے نہیں کہ وہ عیسائی لڑکی ہے، بلکہ اس لیے کہ وہ زانیہ ہے جیسا کہ اس کی کلام اور وصف کے مطابق، اور پھر اہل کتاب یہودی یا نصرانی لڑکی سے شادی کی شروط میں یہ شامل ہے کہ وہ لڑکی عفت و عصمت کی مالک ہو، یعنی پاکدامن ہو اور زانیہ نہ ہو اور نہ ہی اس کا کوئی بوائے فرینڈ ہو

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

آج تمہارے لیے پاکیزہ اشیاء حلال کردی گئی ہیں، اور تم لوگوں سے پہلے جنہیں کتاب دی گئی ہے ان کا کھانا بھی حلال ہے، اور تمہارا کھانا ان کے لیے حلال ہے، اور مومن عورتوں میں سے پاکدامن اور جنہیں کتاب دی گئی ہے ان میں سے پاکدامن اور عصفت و عصمت کی مالک عورتیں حلال ہیں جب کہ تم انہیں ان کے مہر ادا کردو، اس طرح کہ تم ان سے باقاعدہ نکاح کرو، یہ نہیں کہ اعلانیہ یا پوشیدہ بدکاری کرو اور ان سے دوستیاں لگاؤ المآئدۃ (5).

چنانچہ اللہ سبحانہ وتعالی نے یہاں اہل کتاب کی عورت سے نکاح میں شرط یہ رکھی ہے کہ وہ پاکدامن اور عفت و عصمت کی مالک ہو، اور کسی بھی مسلمان شخص کے لیے ایسی کتابی عورت سے شادی کرنی جائز نہیں، بلکہ اگر کوئی عورت مسلمان ہو اور زنا بھی کرنے والی ہو تو کسی پاکدامن مسلمان کے لیے ایسی عورت سے شادی کرنی جائز نہیں

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

زانی مرد زانیہ یا مشرک عورت کے علاوہ کسی اور سے شادی نہیں کرتا اور زانی عورت کسی زانی یا مشرک مرد کے علاوہ کسی اور سے شادی نہیں کرتی، اور مومنوں پر یہ حرام کردیا گیا ہے النور (3).

اس مسئلہ کی مزید تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (11195) اور (2527) کے جوابات کا مطالعہ کریں

چنانچہ اگر وہ اس لڑکی سے شادی کرنا چاہے تو یہ توبہ اور اسلام قبول کرنے اور نماز کی پابندی کرنے اور ان دونوں کا زناکاری سے توبہ کرنے کے بعد ممکن ہے

یہ تو اس حالت میں ہے اگر وہ شادی کرنا چاہے

اور ہمارے ذمہ اسے نصیحت کرنا لازمی ہے کہ ہم خیر و بھلائی کی طرف اس کی راہنمائی کریں، اور اس کے دین اور دنیا میں اس کی اصلاح کریں، اور وہ یہ کہ وہ اللہ تعالی کے ہاں سچے اور پکے دل سے توبہ کرے، اور بغیر کسی تردد اور دیر لگائے اس لڑکی کو چھوڑ دے، اور اس کے علاوہ عفت و عصمت کی مالک کسی مسلمان لڑکی کو تلاش کرکے اس سے شادی کرے

کیونکہ اگر وہ شخص اللہ کی جانب توبہ کرتا ہے تو وہ اس کا زیادہ محتاج ہے کہ اس کے ساتھ کوئی ایسی عورت ہو جو عفت و عصمت کی مالک ہو اور اس کے دین کو سمجھے اور اسے اللہ تعالی کی اطاعت و فرمانبرداری کرنے پر ابھارے

لیکن یہ کتابی لڑکی اگر زنی سے توبہ بھی کرلیتی ہے تو یہ لڑکی اس کے لیے اللہ تعالی کی اطاعت و فرمانبرداری میں مدد و معاونت ثابت نہیں ہوگی، اور نہ ہی اس کے گھر اور مال و عزت کی امین ہوگی، اور نہ ہی اس کی اولاد کی تربیت کے قابل ہے، چنانچہ اس نصیحت میں ہماری نیت تو اس کے لیے خیر و بھلائی ہی ہے، اسے جوش میں آنے سے دور رہنا اور اجتناب کرنا چاہیے تاکہ اسے معلوم ہو کہ یہی صحیح اور درست ہے

اور اگر وہ اپنے ارد گرد نظر دوڑائے تو اسے بہت سے ایسے مسلمان اشخاص نظر آئیں کے جنہوں نے غیر مسلم عورتوں سے شادیاں کیں تو ان کی حالت اور بری ہوگئی اور وہ اپنے کیے پر نادم نظر آئینگے، اور وہ یہ تمنا کرتے نظر آئینگے کہ کاش وہ غیر مسلم لڑکی سے شادی نہ کرتے

برائے مہربانی آپ سوال نمبر (20227) اور (45645) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں، کیونکہ یہ بہت اہمیت کے حامل ہیں

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے

والله اعلم

اسلام سوال وجواب

50508